پیر طریقت صوفی فتح اللہ گولن امریکی امداد اور شہ پر یہ شرارت کر رہا تھا۔ وہ تصوف اور طریقت کے ساتھ ساتھ فتنہ "وحدتِ ادیان" کا بھی قائل ہے۔ اُس نے اسرائیل کی اجازت کے بغیر غزہ کے محصورین کے لیے امداد "فریڈم فلوٹیلا" کی بھی مخالفت کی تھی۔ صوفی نے اپنے سیکولر نظریات اور طریقت کے پرچار کے لیے نام نہاد تعلیمی و تبلیغی سلسلے قائم کیے۔ 1000 سے زائد سکول اور تعلیمی ادارے بنائے۔

پیر طریقت صوفی صاحب 1999ء میں علاج کے بہانے امریکہ گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ جہاں ان کی شاندار خدمات کے عوض ریاست پین سلوانیہ میں وسیع و عریض عالیشان محل دیا گیا۔

بغاوت کی ناکامی کے بعد رجب طیب اردگان نے سازشی عناصر کے خلاف کارروائی شروع کی۔ سزائے موت کی بحالی کا عوامی مطالبہ سامنے آیا، تو یورپ کے ایجنٹوں کی جان کا خوف کر کے جرمن چانسلر انجیلا مرکل نے کہا: "اگر ترکی نے سزائے موت بحال کی تو یورپی یونین میں شمولیت ناممکن ہوگی۔"

ترکی میں سیکولر حکومتیں اسی "ناکام مقصد" کی خاطر بارہا اسلام دشمنی کا ریکارڈ قائم کر چکی ہیں۔

صدر رجب طیب اردگان صاحب نے ترکی کو اپنی پرخلوص خدمات اور مہارتوں سے معاشی استحکام دلایا۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کی۔ بنگال میں پاکستان سے محبت کرنے والوں کو پھانسی دی گئی تو ترکی نے پاکستان سے بڑھ کر احتجاج کیا۔

1997ء کے فوجی انقلاب کے بعد بند کردہ سکولوں کو بحال کر کے اسلامی تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

ثابت ہوا کہ عوامی وفاداری کے سامنے عالم کفر، مسلح فوج، تصوف طریقت گٹھ جوڑ بھی بے بس ہوتا ہے۔

ترکی میں سیکولر و صوفی مشترکہ انقلاب کی ناکامی سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو بھی سبق لینا چاہیے۔ پاکستان وہ منفرد ملک ہے جس کی بنیاد ہی "لا الہ الا اللّٰہ" پر رکھی گئی تھی۔ اسلام کے ساتھ وفاداری کیے بغیر حکمرانوں کو عوام کی وفاداری حاصل نہیں ہوگی اور قومی مسائل حل نہ ہوں گے۔

پاکستان کے بہت سے مسلمان وہ ہیں جن کے آباء واجداد نے صرف "اسلامی نظام حکومت" کی خاطر ہندوستان سے ہجرت کرتے ہوئے اپنی متاعِ جان اور متاعِ دنیا سب کچھ قربان کی تھی۔

پاکستانی مسلمانوں کو بھی "جمہوریت" کے بجائے "اسلامی نظام" سے والہانہ محبت ہے۔

مسئلہ کشمیر نئے تاریخی موڑ پر

مقبوضہ جموں وکشمیر کے امن پسند عوام 70 سالوں سے انتظار میں رہے کہ کب دنیا کی سب سے بڑی ''جمہوریت'' ہونے کی دعویدار بھارت اپنی درخواست پر منظور شدہ اقوام متحدہ کے قراردادوں پر عمل کرے۔ یا دنیا بھر میں ''انسانی حقوق'' کی علمبرداری کی دعویدار اقوام متحدہ اور عالمی قوتیں اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے بھارت کے بے تحاشا ظلم وستم اور اس پر احتجاج کے جواب میں طویل ترین تاریخی کرفیو کے خلاف کوئی عملی اقدام کرے۔ لیکن کفارِ عالم دنیا کو زبان سے جو پیغام دیتے ہیں، عمل سے اس کو غلط ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ریاست آسام، مغربی بنگال، تامل ناڈو اور جھارکھنڈ میں بھی بھارتی تسلط سے آزادی کی تحریکیں جاری ہیں؛ لیکن اسلام دشمنی میں اہل کشمیر پر سب سے زیادہ ظلم وستم ڈھایا جارہا ہے۔ جہاں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کے مطالبے کی سزا میں سوالاکھ سے زائد کشمیری مسلمان شہید ہوئے ہیں۔

بعض افراد کی پرخلوص جدوجہد رنگ لاتی ہے اور بعض کا خون ہی انقلاب کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ **''جناب برہان وانی صاحب''** کی شہادت وہ مثالی اور انقلاب انگیز شہادت ثابت ہوئی، جس نے غیرت مند کشمیری قوم کے عزم صمیم کو حیاتِ نو بخشی۔ دہشت گرد حکمرانوں نے ظلم و بربریت کے خلاف پرامن احتجاج کرنے والوں پر مزید مظالم کے پہاڑ توڑ کر ریاستی دہشت گردی کی انتہا کردی۔

وزیر اعظم نواز شریف نے 21 ستمبر 2016ء کو جنرل اسمبلی کی 71 ویں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کرانے اور مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کر کے بپھری ہوئی بھارتی حکومت کو لگام دینے کا مطالبہ کیا۔

مقبوضہ کشمیر میں متعین لاکھوں بے لگام ظالم مسلح افواج خود اپنے دفاع میں بھی ناکام ونامراد ہیں۔ بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اوڑی سیکٹر پر حریت پسندوں کے حملے میں 18 ظالم فوجی ہلاک ہوگئے۔

ظالم حکومت نے اپنی بے بسی پر پردہ ڈالنے اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے 28 ستمبر کو آزاد کشمیر کے کیل، بھمبر اور لیپا سیکٹر پر بلا اشتعال فائرنگ کر کے 2 پاکستانی فوجیوں کو شہید کردیا۔ پاک فوج نے فوراً